پنکی جسٹن

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو

جناح یونیورسٹی برائے خواتین، کراچی

اردو اور پنجابی صوتیات کا تقابلی مطالعہ: چند خصوصیات و امتیازات

Phonetics is a branch of linguistics that studies human speech in a scientific way.Each language has its own sound system.In this paper some properties of Punjabi and Urdu phonetics have been discussed highlighting their dissimilarities. Previous work in Punjabi phonetics shows that speech patterns of Punjabi are the same as that of Urdu.The purpose of the comparison of both the languages is also to clarify that Punjabi has some characteristic sounds that may not be found in Urdu.

تکلّمی آوازوں* یا اصوات کے سائنسی مطالعے کا* نام صوتیات ہے۔[1] صوتیات کی حیثیت اور اہمیت کے سلسلے میں ہمیشہ افراط و تفریط سے کام لیا جاتا رہا ہے۔ ابتدا میں وہ حروف کی طفیلی رہی، بعدازاں معنیات کا شعبہ بھی اس میں شامل ہوگیا اور وقت کے ساتھ ساتھ فونیمیات، توضیحی/ امراور تشریحی لسا*ت بھی اس میں شامل ہوگئی۔[2] بہر حال کسی بھی زبان کا صوتیاتی تجزیہ کرتے ہوئے ہمیں تلفظی صوتیات(Articulatory Phonetics)، سمعیاتی صوتیات(Accousstic Phonetics)اور سمعی صوتیات(Auditory Phonetics) کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے۔[3] اس مقالے میں ہم صوتیات کی صرف ان چند خصوصیات کو زیرِ بحث لا N گے جو اردو اور پنجابی زبان کی صوتیات میں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ پنجابی صوتیات ہر اعتبار سے اردو صوتیات سے مختلف ہے، لیکن ہمارے ہاں اس طرف کوئی خاص توجّہ نہیں دی گئی اور اسے زیادہ تر اردو صوتیات کی عینک پہن کر ہی دیکھا H ۔ مصوّتوں و مصمّتوں کا تعین اردو صوتیات کے بل بوتے پر کیا H گیا ہے۔ کیدوغیرہ پر کبھی کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی، اسی وجہ سے پنجابی زبان کے چند خاص مسائل آج بھی جوں کے توں موجود ہیں اور خاص توجّہ حاصل نہیں کر سکے۔ پنجابی صوتیات کے مقابلے میں اردو صوتیات پر کافی حد تک کام ہوا ہے لیکن تقابلی مطالعے کے سلسلے میں غالباً کوئی ایسی کوشش نہیں کی گئی، جس میں دونوں زبانوں کی صوتیات کے فرق کو واضح کیا H ہو۔ راقمہ نے اپنے اس مقالے میں بالخصوص ان تمام مسائل کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے جو پنجابی صوتیات میں امتیازی حیثیت ر p ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی پنجابی زبان تحریری طور پر لکھے جانے کے *وجود تقریباً سے بہت دور ہے۔ راقمہ کی تحقیق سے اتفاق یا اختلاف رائے ہوسکتا ہے، کیوں کہ زبان بالخصوص صوتیات کے سلسلے میں کوئی بھی حتمی رائے قائم کرنا ممکن ہے، ہر زبان پر آب و ہوا اور لوگوں کی آمد و رفت کا اثر ہوتا ہے، شاید اسی لئے کہا جاتا ہے کہ ہر کوس کے فاصلے پر زبان بدل جاتی ہے۔[4] پنجابی کے بارے میں بھی یہ مثل مشہور ہے کہ بارہ میل کے بعد بولی بدل جاتی ہے۔ ڈاکٹر کے ایس بیدی کے بقول پنجاب کا ہر دوآبہ ایک علاقے کو دوسرے علاقے سے الگ کرتا ہے۔ اس بنا پر دوآبہ کی بولی میں خفیف سا اختلاف پایا جاتا ہے۔ پنجاب کی اس قدرتی تقسیم نے پنجابی زبان پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ جہاں پنجاب کے محلِ وقوع، آب و ہوا، میدانی اور کوہستانی علاقوں نے پنجابی زبان کو متاثر کیا، وہاں مختلف اقوام نے جو وقتاً فوقتاً پنجاب پر حملہ آور ہوتی رہیں، اس پر کافی حد تک اثر انداز ہوN ۔ ان حملہ آور اقوام نے اپنے اپنے لسا*تی اثرات کے

نئے نئے الفاظ سے پنجابی زبان کو مالا مال کر دیا اور اس کے کینڈے اور ڈیل ڈول میں بھی نمایاں تغیّر پیدا کیا۔[5]

پنجاب کے کئی حصص میں منقسم ہے۔ سارے خطّے کی زبان تو پنجابی ہے لیکن مقامی بولیاں (Dilects) بھی پنجابی زبان کے زیرِ سایہ ترقی کر رہی ہیں۔ مرکزی پنجابی معیاری زبان کا درجہ حاصل کر گئی۔ باقی حصّص میں معمولی اختلاف سے علاقائی بولیاں مروّج ہیں۔[6] عین الحق فریدکوٹی کے بقول صدیوں سے اس زبان کی تین بڑی بولیاں مروّج رہی ہیں اور یہ تینوں بولیاں پنجاب کے تین حصّوں میں عمودی تقسیم سے تعلق رکھتی ہیں۔ تقسیم سے پہلے کے پنجاب کے چوتھائی حصے یعنی انبالہ کی کمشنری میں ہریانوی زبان بولی اور لکھی جاتی تھی۔ درمیانی اور سب سے بڑے حصّے میں جو کہ جالندھر، لاہور اور راولپنڈی ڈویژنوں پر مشتمل تھا، پنجابی رائج تھی۔ ملتان اور ڈیرہ جات میں ہندکی یا مغربی پنجابی بولی جاتی رہی ہے۔ ان تینوں علاقوں کی زبانوں میں اس قدر قربت پائی جاتی ہے کہ ضلع ہزارہ کا رہنے والا لدھیانے یا فیروز پور یا ساہیوال اور ملتان کی زبان بآسانی سمجھ سکتا ہے۔[7] گویا ہم کہہ سکتے ہیں کہ پنجاب کے مختلف علاقوں کی بولیوں میں و لہجے کے اختلاف کے باوجود اس کی وحدت اپنی جگہ مسلّم ہے۔

پنجابی زبان کے بارے میں کی جانے والی مندرجہ بالا بحث کے نتیجے میں اس زبان کا صوتیاتی تجزیہ اور بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ ہمیں علم ہو سکے کہ اس زبان کی وہ کون سی خصوصیات ہیں جس کی بنا پر یہ تحریر میں تقریر سے زیادہ دور ہے۔ دنیا کی تمام زبانوں کی اصوات کو دو حصّوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ مصوّتے Vowels، مصمّتے Consonants۔ ان کو تحریری صورت میں لانے کے لیے عالمی علامات کا ایک نظام وضع کیا گیا ہے جسے بین الاقوامی صوتیاتی حروف (International Phonetic Alphabates) اور مختصراً آئی پی اے (IPA) کہا جاتا ہے۔ ان علامات کے ذریعے ہم دنیا کی کسی بھی زبان کو اس کے صحیح تلفظ و آہنگ کے ساتھ نہ صرف تحریر کر سکتے ہیں بلکہ صحیح تلفظ اور و لہجے کے ساتھ بول بھی سکتے ہیں، کیونکہ ان علامات میں صوت کو بنیاد بنایا جاتا ہے۔[8] ۱۸۸۸ء میں بین الاقوامی صوتی انجمن (L' Association International Phonetique) بنی اور اسی سال بین الاقوامی صوتی ہجا کی تشکیل ہوئی۔ بحث و تمحیص کے بعد ان میں وقتاً فوقتاً ترمیمات اور اضافے ہوتے رہے۔ اس ہجا میں یہ اہتمام ہے کہ کسی بھی زبان کی مخصوص آوازوں کے لئے بوقتِ ضرورت نئی علامات کے اضافے کی اجازت ہے۔[9] ان علامات کی مدد سے ہم کسی بھی زبان کی ادائیگی میں مہارت حاصل کر سکتے ہیں، یعنی توجہ، انہماک اور مشق کے ذریعے ادا کی صراحت و وضاحت میں مہارت حاصل ہو سکتی ہے۔[10]

مصوّتے:

مصوّتوں میں سانس کا بہاؤ روکے بغیر آواز ادا ہوتی ہے۔ ماہرین چند مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر ان کی تقسیم کرتے ہیں۔

۱۔ زبان کا کون سا حصہ اوپر اٹھتا ہے یعنی تلفیظ کا کام کرتا ہے۔

۲۔ زبان کتنی اوپر اٹھتی ہے۔

۳۔ بند کشادہ میں زبان سے نیچے رہتی ہے اس کے بعد بتدریج اوپر اٹھتی ہے۔ واضح رہے کہ بند میں وہ تالو کو چھو کر ہوا کا راستہ بند نہیں کر دیتی۔ اس حالت میں بھی وہ نیم مصوّتوں کے مقابلے میں زیادہ نیچی رہتی ہے۔[11]

انگریزی اور اردو میں آگے کے مصوّتے کشیدہ (ہونٹ پھیلے) پیچھے کے مدوّر (گول) ہوتے ہیں۔ اردو میں چودہ مصوّتے ہوتے ہیں۔[12]

۲۰۱۲ء میں تحریر کردہ ایک تحقیقی مقالے کے مطابق پنجابی زبان میں تین آگے کے مصوّتے، دو درمیانی مصوّتے اور تین پیچھے کے ہیں، پیچھے کے مصوّتے گول ہوتے ہیں۔[۱۳] راقمہ کی تحقیق کے مطابق پنجابی حروفِ علّت کا اگر تجزیہ کریں تو بعض مصوّتے زیادہ طویل محسوس ہوتے ہیں۔ H ان چندجین کے بقول بھی مصوّتے تین قسم کے ہوتے ہیں۔ خفیف، طویل، طولانی۔ طویل مصوّتوں کو ادا کرنے میں خفیف کے مقابلے میں تقریباً دگنا وقت لگتا ہے۔ مقدارِ وقت کے علاوہ دونوں کے محلِ تلفیظ میں بھی قدرے فرق ہوتا ہے۔ عموماً مختصر مصوّتے طویل مصوّتوں سے کسی قدر نیچے ادا کیے جاتے ہیں۔ تیسری قسم بہت طویل کی ہے جسے ہم طولانی کہتے ہیں۔ یہ عام بول چال میں نہیں ہوتی بلکہ کسی لفظ پر زیادہ زور دے کر بولنے میں یا کسی کو پکارتے ہوئے فجائیہ کلمات میں سنائی دیتی ہے۔ مثلاً پوجا کے ā میں ''اوم'' کسی کو دور سے پکارتے ہوئے، مثلاً āh یا اچھا! وغیرہ۔[۱۴] پنجابی زبان میں طولانی مصوّتے کا استعمال درج ذیل مثالوں سے وضع کیا جا رہا ہے۔ اختلاف رائے ہو سکتا ہے کیونکہ مشرقی و مغربی پنجاب میں پنجابی بولیوں میں فرق انھی چیزوں کے زیادہ زیادہ ہے۔

پنجابی میں پھول بمعنی Flower میں مصوّتہ ''o'' طویل مصوّتہ ہے اور پھول بمعنی تلاش میں مصوّتہ طویل سے زیادہ وقت لے رہا ہے۔ اسی طرح تھوک بمعنی لعاب کی نسبت تھوک بمعنی زیادہ یا ان گنت میں طویل مصوّتہ زیادہ وقت لے رہا ہے۔ یہاں اس بات کی بھی وضاحت ضروری ہے کہ دونوں میں کیفیت بل (stress) کا بھی فرق ہے، جس کا ذکر آگے کیا جائے گا۔ اکثر جگہ الفاظ کو نچلے، ہموار یا بلند آہنگ پر ادا کر کے بھی طولانی مصوّتے استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً کیو بمعنی کہو اور کیو بمعنی گھی میں دیکھا جائے تو کیو بمعنی گھی میں مصوّتہ ''o'' کو نچلے آہنگ پر ادا کرتے ہوئے کھینچ کر بولا جا رہا ہے۔ یہ عمل صرف طویل مصوّتے یعنی (Long vowels) تک محدود نہیں۔ مختصر مصوّتوں میں بھی اس کی مثالیں موجود ہیں۔ مثلاً کٹ بمعنی cut میں (u) کی لمبائی گھٹ بمعنی کم کی نسبت چھوٹی ہے۔ اسی طرح کل بمعنی آنے والا یا گزرا ہوا کل میں (u) کی لمبائی کل بمعنی بھیجنا کی نسبت کم ہے۔ راقمہ کے خیال میں ان کے اتار چڑھاؤ کی وجہ سے مصوتہ کی لمبائی میں فرق پیدا ہو رہا ہے اور ان کے ذیل میں اس کو تفصیل سے بیان کیا جائے گا۔

راقمہ کی تحقیق کے مطابق پنجابی زبان کے صوتی نظام میں ہکاری بندشیے (aspirated plossive) آوازوں کو بے آواز Voice less کہنا آسان ہے، اسی لئے پھ، تھ، ٹھ، کھ، چھ کی آوازیں تو موجود ہیں لیکن بھ، دھ، جھ اور گھ کی آوازیں اپنی مشکوک آوازوں[۱۵] سے تبدیل ہو جاتی ہیں۔ مثلاً

پنجابی	اردو	تبدیل شدہ آواز
''بھ''		
پنگ (نچلا آہنگ)	بھنگ	بھ، پ
پنگڑا	بھنگڑا	بھ، پ
پید (نچلا آہنگ)	بھید	بھ، پ
''دھ''		
تمک	دھمک	دھ، ت
تکّا	دھکّا	دھ، ت
توئیں	دھوئیں	دھ، ت
''ڈھ''		

ٹولک	ڈھولک	ڈھ،ٹ
ٹلّن	ڈھلّن	ڈھ،ٹ
ٹیری	ڈھیری	ڈھ،ٹ
’’جھ‘‘		
چنڈا	جھنڈا	جھ،چ
چکڑ	جھکڑ	جھ،چ
چولی	جھولی	جھ،چ
’’گھ‘‘		
کوڑا	گھوڑا	گھ،ک
کول	گھول	گھ،ک
کوٹنا	گھوٹنا	گھ،ک

پنجابی *ز.ن کو تحر,یر کرنے کے لئے گورمکھی اور شاہ مکھی رسم الخط استعمال کیا جا* ہے،اور دونوں رسم الخط میں یہ آوازیں آج بھی اردو کی طرح تحر,یر کی جاتی ہیں،جس کی وجہ سے تحر,یر تقر,یر سے دور ہو جاتی ہے۔مختلف ادوار کی چند مثالیں 5 حظہ ہوں.

**. فر+یا :

فر+یا کالے مینڈے کپڑے کالے مینڈے دیس
گہنی بھر*یا میں پھراں لوک کہن درویش [۱۶]

شعر میں ’’کین‘‘ کو (کہن) اور ’’*پ.یا‘‘ کو بھر*یا تحر,یر کیا H یا ہے۔

انیسویں صدی؛،

چودھری شہاب الدین:

اہناں قضیاں دی جے کر خبر ہندی، اساں *. روچ آ*ؤ.ں کاس نوں سی
وسدے گھراں نوں آپ اجاڑ کے تے ،ٹبر ٹور لیا*ؤ.ں کاس نوں سی
بھاجڑ ڈھو کے دیس+ لیس ہ*ؤ. ،+ٹے او.# کما*ؤ.ں کاس نوں سی
جیہڑے جانگلی لوک*. داتھے ،ڈ.یا اوہناں دا چا*ؤ.ں کاس نوں سی [۱۷]

کراں (نچلا آہنگ) کو ’’گھراں‘‘ اور ٹو (نچلا آہنگ) کو ’’ڈھو‘‘ تحر,یر کیا H یا ہے۔

بیسویں صدی؛ احمد راہی:

. بھیڑ پوے تے *.بلا، کو ن آ+یا ئی درد +ٹ ان
. جھکڑ چلن فری$ دے ،دیوے سجدے گل ہو جان
*.ر وی بھلدے *.یڑیں، جنڈیں ٹنگ دیہن کمان ۱۸

بھیڑ، جھکڑ، بھلدے بمعنی پیڑ، چکڑ (نچلا آہنگ)، پُلدے (نچلا آہنگ) تحریر کیا گیا ہے۔

گویا ایک طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود صورتِ حال جوں کی توں ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ غیر اہلِ زبان کے لئے اس کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنا اور سمجھنا تقریباً ناممکن ہے۔

لرزشی آوازیں (Trill)

پنجابی زبان کے بعض لہجوں میں Trill[19] آوازوں کی مثالیں بھی موجود ہیں۔ گیان چند جین کے بقول دونوں ہونٹوں یعنی دو لبی (Bilabial) کی Trill بچوں کے کھیل میں سنائی دیتی ہے۔ لیکن باقاعدہ مصمّتہ کے طور پر نہایت شاذ ہے۔ یہ صرف ایک زبان کے ایک لفظ میں ملتی ہے۔ وہ زبان میکسیکو کی خاکنائے پر بولی جانے والی ایک ریڈ انڈین زبان (Isthmus Zapotec) ہے۔ انگریزی میں سردی کی کثرت سے ایک فجائی کلمہ brr جیسا ادا کیا جاتا ہے۔ اس میں بھی دولبی ارتعاشی مصمّتہ بن جاتا ہے۔[20] اندرونِ سندھ میں پرکری زبان میں جب کوئی کام غلط ہو جائے تو arr جیسا کلمہ ادا کیا جاتا ہے، یعنی (ر) کی آواز Trill ہوتی ہے۔ پنجابی زبان کی بعض بولیوں میں (ر) کی آواز Trill ادا کی جاتی ہے مثلاً رات، ٹریکٹر وغیرہ۔ اسی طرح پنجابی و سرائیکی میں باآواز غُنّی معکوسی آوازیں (Voiced retroflax nasal) کہا جاتا ہے، موجود ہیں۔ سنسکرت، دراوڑی اور مراٹھی زبانوں میں یہ کھل کر (ن) سے مختلف ادا کی جاتی ہے۔ ہندی میں اس کا تلفظ صرف عالمانہ بولی میں ہوتا ہے۔ بول چال کی ہندی اور اردو میں یہ ٹ، ٹھ، ڈ، ڈھ سے قبل آتا ہے۔ مثلاً گھنٹہ، ٹھنڈا، منڈھ معکوسی مصمّتوں سے پہلے کا (ن) معکوسی تلفظ ہی سے ادا ہوتا ہے، یعنی نوکِ زبان اُلٹ کر تالو کو چھوتی ہے کہ اسی مقام سے متعاقب مصمّتے کو ادا کر دے سماعی اعتبار سے بالکل دندانی (ن) جیسا ہوتا ہے۔[21] راقمہ کو گیان چند جین کے اس بیان سے اختلاف ہے۔ کسی بھی زبان میں کسی مصمّتے کی آواز کی موجودگی کا تعین کرنے کے لئے اسے لفظ کے شروع، درمیان، آخر، تینوں مقام پر دیکھا جاتا ہے۔ اگر وہ تینوں جگہ پر اپنی آواز ایک جیسی رکھتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ مصمّتہ اس زبان میں موجود ہے اور اگر کسی مقام پر آواز تبدیل ہو رہی ہے تو تجزیہ کیا جائے کہ یہ تبدل مشروط ہے یا آزاد۔ تبدل کا عمل زیادہ تجزیہ چاہتا ہے۔ گیان چند جین کی تحریر کردہ مثالوں میں ٹ، ڈ، ٹھ، ڈھ بذاتِ خود معکوسی مصمّتے ہیں ان سے قبل آنے والا (ن) جب ان معکوسی مصمّتوں کے ساتھ مل کر ایک مصمّتی خوشے Consonant Cluster کے طور پر آتا ہے تو (ن) دندانی ہونے کے باوجود جب زبان معکوسی مصمّتے کو ادا کرنے کے لئے مڑتی ہے تو ان کا دورانیہ اتنا کم ہوتا ہے کہ دونوں آوازیں ایک ہی مقامِ تلفظ (Place of articulation) پر محسوس ہوتی ہیں۔ یہاں دو چیزیں اہم ہیں:

ا۔ سماعی اعتبار کی کمی یعنی کسی مصمّتے کے بارے میں فیصلہ کرنا درست نہیں، دوم یہ کہ ن معکوسی کو واضح طور پر محسوس کرنے کے لئے سندھی زبان کے (ون) درست ہیں اور پنجابی زبان کے ([illegible]) [illegible] میں ن کی آواز واضح طور پر الگ محسوس ہوگی۔ میرے خیال میں ڈ سے پہلے ن آنے کے باوجود ن معکوسی محسوس نہیں ہو رہا ہے۔ میواتی بولی میں ن زیادہ تر معکوسی ادا کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر سہیل بخاری کے بقول ''ن'' کی معکوسی شکل راجستھانی، ہریانی، پنجابی، گجراتی، سندھی اور مغربی مرہٹی میں موجود ہے۔[22]

کسی زبان کا صوتیاتی تجزیہ کرتے ہوئے ہمیں اس زبان میں تبدل کے عمل کو ملحوظ رکھنا بھی ضروری ہے۔ دا... نے کہا تھا کہ انسان کی ذات چونکہ نہایت غیر مستحکم اور تغیر پذیر ہے اس لیے زبان بھی بہت مستحکم یا طویل العمر نہیں ہو سکتی، دوسرے انسانی لوازم مثلاً رسوم اور لباس کی طرح زبان کو بھی زمان و مکان میں بدلتے رہنا ہے۔[23]

ہر تبد ~ کا پہلا مظہر* توکسی فو4 کی ذ ~ صورت میں* خودفو4 میں تبد ~ کی شکل میں ہو* ہے اس لیے* ر [اعتبار سے صوتی تبدیلیوں کی حسبِ ذیل چار قسمیں ہیں۔ (۱)شق (۲)ادغام (۳)ضر* تعدیم (۴) فو4[۲۴]

یہاں اس امر کی وضا # ضروری ہے کہ محققین نے صوتی تبادل کے جو اصول وضع کیے ہیں وہ ہمہ گیر نہیں ہیں کیوèا ۔ * ن کی ا ۔ آواز دوسری * ن میں* دوسرے عہد میں کسی دوسری آواز سے+ ل جاتی ہے،لیکن یہ تبد ~ ہر مقام پرÄ نہیں آتی یعنی خود صوتی تبادل بھی یکساں نہیں۔[۲۵] خود ا ۔ ہی * ن کی مختلف بولیوں میں ا ۔ آواز بعض جگہوں پر کسی دوسری آواز سے+ ل جاتی ہے۔اس سلسلے میں H! ن چند جین نے بھی کافی تفصیلی بحث کی ہے C بدی طور پر تبدیلیاں دو قسم کی ہوتی ہیں۔

۱۔ سیاقی مشروط تبد ~ ۲۔آزاد تبد ~

۱۔ مشروط تبد ~ :

مشروط تبد ~ کے عمل کو واضح کرنے کے لئے ہمیں کسی بھی صوت کو شروع آ ' اور درمیان تینوں صورتوں میں دیکھنا ہوگا کہ وہ صوت تینوں مقامات پر ا ۔ جیسی ہے* کچھ جگہوں پر اپنی مشکوک آواز سے+ ل جاتی ہے۔پنجابی * ن کی بعض بولیوں میں ''گ'' کی آواز ابتدا اور آ ' میں اپنی اصل حا - میں رہتی ہے . # کہ درمیان میں مشکوک آواز ''غ'' سے+ ل جاتی ہے۔مثلاً

ابتدا	وسط	تبدیل شدہ	آ '
گل(* ت)	تگاری(مٹی اٹھانے والی)	تغاری	منگ(ما -)
گڈی(گاڑی)	چگنا(پر+ وں کادانہ کھا')	چغنا	پ ۔ (پگڑی)
گال(گالی)	1وں(پیچھے)	مغروں	اَگ(آگ)

اگر کسی لفظ میں یہ تبد ~ اپنے آگے پیچھے آنے والے کسی مصمتے کے صوتی اثر کی وجہ سے نہیں تو یہ مشروط تبد ~ کہلائے گی۔بعض اوقات ا ۔ ہی آواز ا ۔ ہی جگہ پر بعض اوقات+ ل جاتی ہے اور بسا اوقات نہیں۔مثلاً ''پنجابی * ن میں ''ب'' کی آواز کو دیکھیں:

ابتدا میں

بکری* + ر،بول،بو* (پودا)

وال(* ل) ،وسچنا(بیچنا)،واری(* ری)،وسنا(.آ ')

سیاقی مشروط تبد ~ پر اثر + از ہونے والے ممکنہ مشروط عناصر مندرجہ ذیل ہو h ہیں۔

الف۔ لفظ کی جگہ:

عام طور پر غنہ آوازیں بعض حروف صحیح میں مل جاتی ہیں کیوèوہ ا ۔ ہی مقام تلفظ سے " ہیں مثلاً اردو میں بھنبھور کہتے ہوئے ''ن'' کی آواز ''م'' میں تبدیل ہو جاتی ہے۔بھ اور بھ کے درمیان میں آنے والی غنّی آواز ''ن'' اس لئے ''م'' میں+ ل رہا ہے کیوں کہ ''بھ'' کا مقام تلفظ Place of Articulation دولبی Bi labial ہے اور غنّی آوازوں میں دولبی ''م'' ہے اس لئے وہ خود بخود غُنّی دولبی Nasal Bilabial میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔اس طرح کی بیشتر مثالیں مختلف * نوں میں تلاش کی جا سکتی ہیں۔

ب۔ # ازِتلفیظ (Manner of articulation) میں تبد ~ :

غنّہ (ں والی آوازیں) ماحول میں حروفِ علّت بھی غنّہ ہو جاتے ہیں۔

۲۔ غیر مشروط آزاد تبد ~ :

یہ اس وقت پ ئی جاتی ہے۔ # آوازیں صوتی طورپ ا ۔ جیسی ہوں لیکن ان کے اختلاف کی نوعیت مختلف ہوں اس کی تین اقسام ہیں۔ (ان چند جین نے "عام لسا * ت" پ بہت تفصیلی بحث کرتے ہوئے بیشتر اقسام مع امثال بیان کی ہیں، لیکن ہم مختصراً تین دی اقسام پ * ت کریں گے۔)

الف۔ آزاد تبد ~ :

یہ اس وقت پ ئی جاتی ہے۔ # دو آوازیں ہر مقام پ ا ۔ دوسرے سے ل جاتی ہوں۔ مثلاً پنجابی ز ن میں گھ، بھ، دھ، ڈھ، جھ کی آوازیں ہر مقام پ لتر ک، پ، ت، ٹ، چ سے ل جاتی ہیں۔

ب۔ ادی آزاد تبد ~ :

کچھ صورتوں میں بعض لوگ ا ۔ ہی آواز کو ہمیشہ ا ۔ ہی طر j سے ادا کرتے ہیں۔ (اس کی مختلف وجوہات ہو سکتی ہیں مثلاً بولنے کی ابی، ذاتی پسند، دو 3 بولنا وغیرہ) پنجابی ز ن کے مختلف لہجوں میں اس طرح کی بیشتر مثالیں موجود ہیں۔ جیسے: چلم کو چمل، دیگچی کو دیچگی، آرام کو ارمان، ز دتی کو جاستی وغیرہ۔

ج۔ محدود آزاد تبد ~ :

یہ اس قسم کی آزاد تبد ~ ہے جو کسی خاص ماحول میں پ ئی جاتی ہے۔ یہ عمل مصوّتوں اور مصمّتوں دونوں میں ہو سکتا ہے۔ مثلاً م کو زم کو نظم، حکم کو حکم وغیرہ اس میں اکثر ساکن الاوسط عام لہجے میں مفتوح الاوسط ہو گئے۔

* نی ز ن: Tonal language

* نی ز نوں میں آہنگ * ن کا فرق بھی الفاظ کے معنی میں اسی طرح فرق پیدا کر * ہے جیسے صوتیہ کی تبد ~ معنی میں فرق پیدا کرتی ہے۔ ا ۔ ہی لفظ مختلف * ن پ بولنے سے اس کے معنی مختلف ہو جاتے ہیں۔ یہ خصوصیت جن ز نوں میں پ ئی جاتی ہے انھیں * نی ز 3 کہا جا * ہے * ن کا اطلاق ا ۔ صوت رکن ز اس سے ۔ ے صوتی ٹکڑے پ ہو * ہے۔ د * میں * نی ز نوں کی تعداد بھی خاصی ہے اور * ن کی تعداد مختلف ز نوں میں مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً شمالی چینی میں چار، تھائی ز نوں میں پ نچ، و $ می میں چھ * پ ئے جاتے ہیں۔[۲۶] وسمر کے مطابق چینی ز ن میں ا ۔ لفظ کو سروں کے ہیر پھیر سے ۹۸ مفاہیم میں لیا جا * ہے۔[۲۷] ہند آ ئی ز نوں میں پنجابی ز ن میں * نی ز نوں کی خصوصیات موجود ہیں اور تحقیق سے یہ * $ ہو چکی ہے کہ یہ بہت ز دہ * نی ز ن ہے۔[۲۸] بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ * ن پنجابی ز ن کی امتیازی خصوصیت ہے[۲۹] اور تلفظ کی ادائیگی میں اہم کردار ادا کرتی ہے بلکہ لغوی اعتبار سے تلفظ کی بہتر ادائیگی کرنے میں مدد دیتی ہے۔[۳۰] تحر ی صورت میں اس کے لئے کوئی مخصوص علامات وضع نہیں ہے۔ صرف تقر ی حد * موجود ہے ا ۔ تحقیق کے مطابق * ن او (High) نیچی (Low) دمیدہ (Aspirated) آواز ہے * بخصوص مصوّتہ (h) ادا کرتے ہوئے یہ عمل ز دہ واضح ہو * ہے۔ # "h"

کی آواز بلند آہنگ مصوتوں جھ، گھ، دھ، بھ اور ڈھ میں کسی لفظ کے آ ٘ میں استعمال ہو تو (h) کی آدھی آواز دراصل بلند آہنگ پر ادا ہو رہی ہوتی ہے۔[۳۱] مثلاً:

بوجھا بمعنی .A	bojha/pocket
کڈھ بمعنی .ہر نکالنا	Kadh/take out
کندھ بمعنی دیوار[۳۲]	Kandh/Wall

راقمہ کے خیال میں ان لفظوں کو ادا کرتے ہوئے (h) کی آواز ادا نہیں ہوتی بلکہ بلند آہنگ پر ادا کرتے ہوئے زو ڈ بل (stress) ڈ جا رہا ہے۔

اسی تحقیق کے مطابق .# (h) کی آواز بلند آہنگ مصوتوں کے بجائے کسی بھی مصوتے کے ساتھ درمیان یا آ ٘ میں ادا کی جائے تو یہ نچلے آہنگ پر ادا کی جائے گی مثلاً:

Kinnah/who	کِنا بمعنی کن لوگوں نے
charhh/ climb	چڑھ
nhatta/bathed	نہاتا[۳۳]

ان مثالوں میں بھی راقمہ کے خیال میں اردو ز. ن کے زیرِ اثر (h) کی آواز لفظ کے آ ٘ میں محسوس کی جا رہی ہے جو کہ در یہ نہیں۔ تلفظی صوتیات کا تعلق آوازوں کی ادائیگی سے ہے اور ادائیگی کی C دیر ہم ان کی علامات وضع کرتے ہیں۔ چڑھ اور نہاتا کا پنجابی تلفظ چڑ اور ** ہے اور نچلے آہنگ پر ادا کیا جاتا ہے۔ # ہم لفظ جھنڈا ادا کرتے ہیں تو جھ کے بجائے چ ادا کرتے ہیں اور نچلے آہنگ پر بولتے ہوئے ”h“ کی آواز ادا نہیں کرتے۔ اسی طرح گھ، دھ، بھ، ڈھ میں بھی ”h“ کی آواز ادا نہیں ہوتی اور وہ ٭ لترتیب M ک، ت، پ، ٹ سے بدل جاتی ہے۔ لہٰذا ان آوازوں کو پنجابی ز. ن کے کھاتے میں ڈالنا در یہ نہیں۔ راقمہ کے خیال میں مغربی پنجاب کی ز. ن میں دمیدہ (Aspirated) آوازوں کا وجود ہی نہیں البتہ مشرقی پنجابی کی بعض علاقائی بولیوں میں بعض دمیدہ آوازیں موجود ہیں۔ اسے ہم مندرجہ ذیل مثالوں کے ذریعے سمجھ h ہیں۔

ہموار آہنگ	کوڑا بمعنی چا -
نچلا آہنگ	کوڑا بمعنی گھوڑا
بلند آہنگ	کوڑا بمعنی ٪ ام

لفظ کوڑا کو ہموار آہنگ، نچلے آہنگ اور بلند آہنگ پر ادا کرنے سے معانی میں تبد~ ہو رہی ہے۔[۳۴]

ہموار آہنگ	ٹل ٹلنا کا فعلِ امر
بلند آہنگ	ٹل مویشی کے گلے کا Q
نچلا آہنگ	ٹل سورج کے ڈھلنے کا فعلِ امر
ہموار آہنگ	کیو کہنا کا فعلِ امر

نچلا آہنگ	کیوکھی
ہموار آہنگ	ڈ کاٹنا کا فعلِ امر
نچلا آہنگ	ڈ کم تھوڑا
ہموار آہنگ	کل دن
نچلا آہنگ	کل بھیجنا کا فعلِ امر
ہموار آہنگ	ٹول تلاش
نچلا آہنگ	ٹول ڈھول

*۔ کیڈ۔ یزوڑ۔ یبل (Stress):

ہم لفظوں کو ادا کرتے ہوئے لفظ کے ہر رکن کی تلفیظ میں ,. ا. قوت صرف نہیں کرتے ۔قوت کی کمی بیشی سے بل کا تعین ہو۔ ہے۔ [۳۵] مختلف ڑ. نوں میں بَل کی شدت میں خاصا فرق ہو۔ ہے۔ بعض ڑ. نوں مثلاً فرنچ میں نہ ہونے کے. ا. ہے بعض دوسری ڑ. نوں مثلاً ہنگیرین میں یہ بہت ڑ۔ یدہ ہو۔ ہے۔ انگر۔ ی ان دوانتہاؤں کے @ ہے اور اردو میں انگر۔ ی کی نسبت کم [۳۶] پنجابی میں اردو کی نسبت ڑ۔ یدہ بل استعمال ہو۔ ہے، اسی وجہ سے غیر اہلِ ڑ. ن تلفظ صحیح ادا کرنے کے۔ وجو۔ ہموار پنجابی ادا کرے گا۔ یہ۔ ہمواری لفظ کے ارکان میں بَل کے غلط استعمال کا نتیجہ ہے۔ [۳۷] عبدالسلام صا # کے خیال میں اردو ڑ. ن میں بَل کا وجود ضرور ہے 1 اس کا کوئی خاص Â م مقرر نہیں ہے، نہ لوگوں میں اس کا شعو ڑ۔ *پ جا۔ ہے۔ وجود اس لیے ضروری ہے کہ کسی بھی ڑ. ن کے تکلّم میں ا۔ لہجے کو شروع سے آ -- ,. قرار رکھنا۔ ممکن ہو۔ ہے۔ [۳۸]

سرمد صا # کی تحقیق کے مطابق۔ کیدی مصوّتے کا دورا 6 غیر۔ کیدی صوت رکن کی نسبت ڑ۔ یدہ لمبا ہو۔ ہے صوتیاتی طور, پ لمبے مصوّتے صوتیاتی مصوّتوں سے بہت ڑ۔ یدہ. ڈھے ہوئے ہوتے ہیں۔ عام طور, پ ابتدائی مصوّتوں میں۔ کیدی تبد ~ کی صلا A غیر ابتدائی مصوّتوں کی نسبت کم ہوتی ہے۔ [۳۹]

بعض ڑ. نوں میں۔ کیڈ۔ یبل مفہوم میں تبد ~ کا CL ہے H ن چند جین کے بقول اردو میں بَل مفہوم, پ ا۔ # ازنہیں ہو۔ اس لیے اس کی اس قدر اہمیت نہیں لیکن اس کا وجود ضرور ہے۔ [۴۰] پنجابی ڑ. ن میں نہ صرف بَل کا استعمال بہت ڑ۔ یدہ ہے بلکہ بل کی C ید, پ معنوں میں تبد ~ کا رجحان بھی موجود ہے۔ مثلاً

پنجابی ڑ. ن میں تھوک بمعنی لعاب میں۔ کید آ۔ ی صوت رکن, پ ہے، لیکن ا اَ*۔ کید پہلے صوت رکن, پ کریں تو تھوک بمعنی ڑ۔ یدہ۔ یان گنت کے معنوں میں ہوگا۔ اسی طرح پنجابی میں پھول بمعنی پھُول میں ا اَ*۔ کید آ۔ ی صوت رکن, پ ہے۔ تو معنی پھُول کے ہوں گے لیکن ا اَ *۔ کید پہلے صوت رکن, پ ہے تو بمعنی تلاش ہوں گے۔ تیسری مثال کھول کی ہے۔ اس میں ا اَ*۔ کید پہلے صوت رکن, پ ہو تو معنی کھولنے کے فعلِ امر کے ہوں گے اور ا اَ*۔ کید دوسرے صوت رکن, پ ہو تو معنی کھُلنے کے فعلِ امر کے ہوں گے۔ اسی طرح وِچ میں۔ کید پہلے صوت رکن, پ ہو تو معنی بیچنے کے ہوں گے اور ا اَ*۔ کید دوسرے صوت رکن, پ ہو تو معنی درمیان کے ہوں گے۔

اردو اور پنجابی صوتیات کے تقابلی مطالعے کے سلسلے میں بیان کئے جانے والے تمام مسائل کے لئے نئی علامات کا وضع ہو۔ بہت ضروری ہے۔ کہ پنجابی ڑ. ن کے تحر۔ یی اور تقر۔ یی فرق کو ختم کیا جا سکے۔ اس کے لئے ماہرِ لسا* ت کی توجہ کی اشد ضرورت ہے۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ صدیقی،خلیل،آواز شناسی ،بیکن بکس،گلگشت ملتان،۱۹۹۳ءص۱۷

۲۔ ایضاً۔

۳۔ عبدالسلام،ڈاکٹر،عمومی لسانیات،رائل - کمپنی،۱۹۹۳ءص۱۸

۴۔ قریشی،احمد حسین،پنجابی ادب کی تاریخ،س۔ن ص۱۶

۵۔ بیدی،کے،ایس،ڈاکٹر،متین ہندوستانی زبانیں،مطبع اردوشری گوروتیغبہادرخالصہ کالج قرول*۔ غ،دہلی۱۹۶۱ءص۴۸*۔ ۴۹

۶۔ ایضاً۔

۷۔ کوٹی،فر+ ،عین الحق''پنجابی ز*۔ن کی ابتدائی نشوونما''مشمولہ:رسالہ''تاریخ ادبیاتِ مسلمانانِ پاکستان و ہندوستان،ص۲۱۲

۸۔ سروان لتا{challenges for Design of Pronunciation Lexiconn Specification for PLS Sarwan Lata ,

punjabi language}pg 56

۹۔ جینH ن چند،عام لسانیات،مطبع- قی اردو بیورو،نئی دہلی،۱۹۸۵ء،ص۱۱۴

۱۰۔ صدیقی،خلیل،محولہ*۔ لاص۲۶

۱۱۔ جین،محولہ*۔ لا،ص۱۰۷*۔ ۱۰۹

۱۲۔ ایضاً۔

۱۳۔ ای،آر،شیلے+ ا،رپیندرد$ کور،ای،آر+ ھی(Er.sheilly Padda,Rupinderdeep Kaur,Er.Nidhi)
{Punjabi Phonetic:Punjabi TeXt to IPA Conversion}International Journal of Emerging Technology and advanced Engineering; Volume 2,Issue 2012 pg 475

۱۴۔ جین،محولہ*۔ لا،ص

۱۵۔ مشکوک آوازیں ایسی آوازوں کو کہا جا- ہے جن کا مقامِ تلفظ*۔ تلفظ کا ریکساں ہو۔

۱۶۔ کشتہ،مولابخش،پنجابی شاعراں داتذکرہ،س+ ارد،ص۱۶*۔ ۱۷

۱۷۔ فقیر،محمد فقیر، پنجابی زبان وادب کی تاریخ،سنگ میل Å X ،لاہور،۲۰۰۲ء،ص۱۵۴

۱۸۔ ایضاً،ص۲۲۶

۱۹۔ وہ آوازیں جن کو ادا کرتے ہوئے ز*۔ ن*۔ ز*۔ رٹکرائے،Trill آوازیں کہلاتی ہیں۔

۲۰۔ جین،محولہ*۔ لا،ص۹۶

۲۱۔ ایضاً،ص۹۴

۲۲۔ بخاری،سہیل،ڈاکٹر،اردو کی زبان،فضلی Ù لمیٹڈ ۱۹۹۷ء،ص۳۹

۲۳۔ جین،محولہ*۔ لا،ص۳۹۱

۲۴۔ ایضاً،ص۳۹۲

۲۵۔ بخاری،محولۂ بالا،ص۳۹

۲۶۔ جین،محولۂ بالا،ص۱۴۹

۲۷۔ ایضاً۔

۲۸۔ اے،جی ہاؤدری کورٹ(A.G Haudri Court,) {Tone in punjabi}ParisC.N.R.S 1971 pg57

۲۹۔ سنگھ،ہرکیرت(Singh Harkirat) {Prominent features of punjabi language} Burau Punjabi university Patiala,pg 144

۳۰۔ بھاٹیہ،ٹی،کے(Bhatia,T.K) 1997{Punjabi ,A Congnitive.Descriptive Grammer},London/New york;Routledge,pg 246

۳۱۔ http://en.wikibooks.org/wiki/punjabi/phonetics ۲۰اگست،۲۰۱۴ء۔

۳۲۔ ایضاً۔

۳۳۔ ایضاً۔

۳۴۔ سوارن لتا(Swaran Lata) محولۂ بالا،ص۵۸

۳۵۔ جین،محولۂ بالا،ص۱۴۱

۳۶۔ ایضاً،ص۱۴۴

۳۷۔ ایضاً۔

۳۸۔ عبدالسلام،محولۂ بالا،ص۸۷

۳۹۔ سرمد حسین''Phonetic Correlates of Lexical Stress in urdu''ص۱۲۷

۴۰۔ جین،محولۂ بالا،ص۱۴۶

اسنادِ محوّلہ

☆ بخاری،سہیل،ڈاکٹر،اردو کی زبان،فضلی سنز لمیٹڈ،۱۹۹۷ء،

☆ بیدی،کے،ایس،ڈاکٹر،تین ہندوستانی زبانیں،مطبع اردو شری گورو تیغ بہادر خالصہ کالج فرولاغ ،دہلی ۱۹۶۱ء

☆ Bhatia,T.K 1997{Punjabi ,A Congnitive.Descriptive Grammer,London/New york;Routledge,pg

☆ جین،گیان چند،عام لسانیات،مطبع ترقی اردو بیورو،نئی دہلی،۱۹۸۵ء

☆ Singh Harkirat {Prominent features of punjabi language} Burau, Punjabi university Patiala

☆ سرمد حسین''Phonetic Correlates of Lexical Stress in urdu'

☆ صدیقی،خلیل،آواز شناسی،بیکن بکس،گلگشت ملتان،۱۹۹۳ء

☆ عبدالسلام،ڈاکٹر،عمومی لسانیات، رائل بک کمپنی،۱۹۹۳ء

☆ فقیر،محمد فقیر،ڈاکٹر،پنجابی زبان وادب کی تاریخ،سنگ میل Å X ،لاہور۲۰۰۲ء

☆ قریشی،احمد حسین،پنجابی ادب کی تاریخ،س۔ن

☆ کوٹی،فر±،عین الحق’’پنجابی ژ.ن کی ابتدائی نشوونُا‘‘مشمولہ:رسالہ تاریخ ادبیاتِ مسلمانانِ پاکستانِ و ہندوستان

☆ Haudri Court,A.G{Tone in punjabi}ParisC.N.R.S 1971,Er.sheilly Padda,Rupinderdeep Kaur,Er.Nidhi {Punjabi Phonetic:Punjabi TeXt to IPA conversion} Inter national Journal of Emerging Technology and advanced Engineering; Volume 2,Issue 2012

☆ Swaran Lata {challenges for Design of Pronunciation Lexiconn Specification for PLS punjabi language}

☆ http://en.wikibooks.org/wiki/punjabi/phonetics ۲۰اگست،۲۰۱۴ء۔